رسائل و مسائل

اسلامی نظام میں کفالتِ عامہ

سوال :- "ترجمان القرآن" بابت شوال ۱۳۶۸ھ کے مندرجات سے چند سوالات پیدا ہوئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ تصریحات فرما کر ممنون فرمائیں :-

(۱) اپنی کمائی اور وراثت میں تقسیم دولت کی مساوات خلافِ اسلام ہے۔ یہ تسلیم۔ لیکن کیا کفالتِ عامہ کے سرکاری وظائف میں مساوات ضروری نہیں ؟

"زیادہ سے زیادہ مدت جو مساواتِ عامہ پیدا کرنے کے لئے درکار ہے وہ دس سال سے زائد ہوگی" ۔۔۔۔

یہاں "مساواتِ عامہ" سے کیا مراد ہے ؟ کیا مساواتِ عامہ اسلام کا منتہائے نظر ہے ؟ حکم قرآنی یا ارشادِ نبویؐ یا ارشادِ صحابہ سے استنباط فرمایا جائے :-

جواب :- (۱) کفالتِ عامہ کے اصول کے تحت اسلامی ریاست کو جو شخصی امدادیں نقدی یا سامانِ ضروریہ کی شکل میں دینی پڑیں گی وہ برابر نہیں ہوسکتیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک خاندان کا کوئی ذریعۂ آمدنی سرے سے نہیں ہے، لیکن دوسرے خاندان کو ضروریات سے کم آمدنی ہو رہی ہے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ اوّل الذکر کو ریاست کا بیت المال زیادہ وظیفہ دے گا اور مؤخر الذکر کو صرف اتنی رقم دی جائے گی جس سے اس کی کمی پوری ہو جائے۔ پھر یہ بھی سوچیے کہ ایسا بھی ہوگا کہ ایک شخص محتاجِ اعانت ہے اور اس کے سر پر چھ افراد کی کفالت کا بار ہے، دوسرا درخواست دیتا ہے اور اس پر پندرہ آدمیوں کی کفالت کی ذمہ داری عائد ہے، ان دونوں کو بیت المال برابر برابر کے وظائف نہیں دے گا۔ پھر یوں بھی ہوگا کہ ایک خاندان کو ریاست سال بھر تک ایک خاص ماہانہ وظیفہ دیتی ہے لیکن کسی دوسرے خاندان کو صرف دو ماہ تک ہی ایسی اعانت کی ضرورت پڑتی ہے، اس کے بعد اس کے لئے ذریعۂ معاش نکل آتا ہے۔ انہی وجوہ کے پیشِ نظر میں نے اپنے مضمون میں جو بجٹ دیا ہے وہ مختلف قسم کے کنبوں کے لئے مختلف مقدار کی رقومِ وظائف کو شامل ہے۔